13737 ـ لونڈی سے خوشطبعی اور مباشرت كرنے كی حكمت

سوال

كتاب رحيق المختوم كے مولف رحمہ اللہ نے باب " نبوت كا گھرانہ " ميں بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس بيوی كے علاوہ چار لونڈياں بھی تھيں.
ميرا سوال يہ ہے كہ:
1 ـ پھر تو لونڈی حرام نہ ہوئی ؟
2 ـ كيا كسی بھی مسلمان كے ليے لونڈی ركھنا ممكن ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں كے ليے جو شريعت نازل كی ہے، وہ بہت ہی بليغ حكمت سے پر ہے، ليكن يہ حكمتيں صرف اسی كے ليے ظاہر ہوتی ہيں جو انہيں تلاش كرتا ہے، اور وہ اللہ سبحانہ وتعالی كی تمام حكمتوں پر ايمان بھی ركھتا ہے، اور وہ اللہ تعالی كی شريعت كے نتيجہ ميں مرتب ہونے والی مصالح اور بہتری كو بغور ديكھتا ہے، جسے انسان سرسری نظر سے نہيں ديكھ سكتا، اور خاص كر جب كچھ ايسے بد طينت انسان بھی پائيں جاتے ہوں جو اس شريعت كی مخالفت اور اس پر اعتراضات بھی كرتے ہوں، اور اسے وہ حق اور حكمت اور مصحلت نہيں سمجھتے.

آپ كے سوال: لونڈی كے مالك كے ليے لونڈی مباح ہونے كا سبب كيا ہے ؟

كا تفصيلی جواب كچھ اسطرح ہے:

اس ليے كہ اسے اللہ تعالی نے مالك كے ليے مباح اور جائز قرار ديا ہے اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں كی حفاظت كرتے ہيں، مگر اپنی بيويوں يا لونڈيوں سے، يقينا يہ ملامتی نہيں المؤمنون (6) اور المعارج (30).

اور يہ ايك شرط كے ساتھ ہے كہ وہ اس كی صحيح وجہ سے لونڈی بنی ہو، اور اس لونڈی كی شادی مالك نے كسی اور شخص كے ساتھ نہ كی ہو اور وہ لونڈی اپنے خاوند كی عصمت ميں باقی ہو، اور اس اباحت يعنی مباح ہونے كا سبب يہ ہے كہ وہ اس كی ملكيت ميں داخل ہے، اس وجہ سے كہ اس نے اسے خريد كر مال خرچ كيا ہے، يا پھر

اس نے اپنی جان اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کی ہے.

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" غلامی کے ساتھ ملکیت کا سبب کفر، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کے خلاف جنگ ہے، اور مسلمان مجاہدین جنہوں نے اپنی جانیں اور مال اور اپنی ساری قوت اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور کفار مغلوب ہوں، تو جب اللہ تعالی نے انہیں قدرت اور طاقت دی تو وہ کفار پر غالب آئے اور انہیں اپنا قیدی بنا کر غلام اور اپنی ملکیت میں لے لیا، لیکن جب مسلمان حکمران اور قائد احسان کرتے ہوئے، یا پھر فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دے جس میں مسلمانوں کی کوئی مصلحت ہو تو پھر نہیں " اھـ

دیکھیں: اضواء البیان (3 / 387).

اگر یہ کہا جائے کہ: جب کوئی غلام مسلمان ہو تو اس کی غلامی کی وجہ کیا ہے ؟

حالانکہ غلامی کا سبب تو کفر اور اللہ تعالی کے خلاف جنگ ہے اور یہ زائل ہو چکی ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

علماء کرام اور اکثر دانش مندوں کے ہاں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ: سابقہ حق لاحقہ حق سے ختم نہیں ہوتا، اور سبقت کی بنا پر حق بننا ظاہر ہے اس میں کوئی چیز مخفی نہیں.

تو جب مسلمانوں کو غنیمت میں کفار قیدی حاصل ہوئے تو ان کی حق ملکیت سب مخلوق کے خالق کے قانون کے مطابق ثابت ہوئی، اور وہ خالق حکیم و خبیر بھی ہے، اس لیے جب یہ حق ثابت ہو گیا، اور پھر وہ غلام بعد میں مسلمان ہوگیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا تو اسلامی قبول کرنے کی بنا پر اسے غلامی سے نکلنے کا حق حاصل تھا، لیکن مجاہد کا حق جو اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کا حق ملکیت ہے وہ سبقت لے گیا ہے، اور یہ کوئی عدل و انصاف نہیں کہ بعد والے حق کی بنا پر پہلا حق ختم کر دیا جائے، جیسا کہ عقلاء و دانش مندوں کے ہاں معروف ہے.

جی ہاں مالك کے لیے یہ بہتر اور اچھا ہے کہ جب غلام اسلام قبول کر لے تو وہ اسے آزاد کر دے، اور شارع نے اس کا حکم بھی دیا اور اس کی ترغیب بھی دلائی ہے، اور اس کے لیے کئی ایك دروازے بھی کھولیں ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں.

(شنقیطی رحمہ اللہ اس سے کفارہ میں آزاد کیے جانے والے غلام میں اللہ تعالی نے اسلام کی شرط رکھی ہے).

اللہ حکیم و خبر سب عیبوں سے پاك ہے.

اور آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، اس کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے **الانعام** (115).

قولہ: " صدقا " یعنی اخبار کی سچائی میں.

قولہ: " عدلا " یعنی احکام میں.

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ یہ عدل و انصاف میں سے ہے کہ غلامی وغیرہ سے ملکیت قرآن مجید کے احکام میں سے ہے.

اور کتنے ہی ایسے ہیں جو صحیح قول کی بھی عیب جوئی کرتے ہیں، حالانکہ یہ مصیبت ان کی غلط فہم کی وجہ سے ہے.

دیکھیں: اضواء البیان (3 / 389).

رہا مسلمان شخص کا غلام کا مالك بننا تو اس غلام کی غلامی کے ثبوت کے لیے جو اب فروخت کیا جائے، یا خریدا جائے بہت شدید قسم کی چھان بین کرنی چاہیے، کیونکہ اسلام نے غلامی کے ان مصادر کو جو جاہلیت میں پائے جاتے تھے کو ایك ہی مصدر میں منحصر کر دیا ہے، اور وہ جنگ میں قیدی بننے والے کفار پر لاگو ہوتا ہے، کہ جب مسلمان کفار کے خلاف لڑائی کریں اور اس میں کافر قیدی بنیں تو ان پر غلامی کا لیبل لگ سکتا ہے، یا پھر ان کی نسل میں سے ہو.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (26067) اور (12562) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .